باب: 48

امام الغزالیؒ

(1058 - 1111 AD)

ابو حامد محمد الغزالیؒ، 450AH/1058AD میں طوس کے مقام پر پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان روئی کا کاروبار کرتا تھا لہٰذا اسی مناسبت سے آپ غزالی کہلائے۔ روئی کاتنے والے کو عربی میں غزالی کہتے ہیں۔ آپ کے والد شدید خواہشمند تھے کہ ان کے دونوں بیٹے زیورِ تعلیم سے آراستہ ہوں۔ چناں چہ محمد الغزالی نے طوس میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ پھر اعلیٰ تعلیم کے لیے نیشاپور گئے۔ یہاں آپ نے اس وقت کے جید عالم علامہ ابو اسحٰق شیرازی سے استفادہ کیا۔ اسی علم کے سفر میں آپ مکہ مکرمہ بھی پہنچے۔ یہاں آپ کے استادوں میں امام الحرمین شیخ ضیاءالدینؒ بھی شامل رہے۔

تعلیم کی تکمیل کے فوراً بعد الغزالیؒ، مدرسہ نظامیہ بغداد کے ایک معلم بن گئے۔ یہاں آپ نے فقہ پڑھائی اور اس پر کچھ کتابیں بھی لکھیں۔ پھر آپ علما اور فقہا کی اُس جماعت میں شریک ہوگئے جو سلجوقی وزیر، نظام الملک کے دربار سے منسلک تھے۔ نظام الملک آپ کی علمیت سے متاثر ہو کر مناظروں کا اہتمام کیا کرتے تھے۔ امام غزالیؒ ہمیشہ اس میں غالب رہتے۔ اس کے سبب آپ کی شہرت بھی بہت چمکی۔

اسی زمانے میں محمد الغزالیؒ فلسفے کا بھی مطالعہ کرتے رہے۔ اور انجام کار تصوف کی طرف مائل ہوگئے۔ کچھ عرصے بعد امام الغزالیؒ کا توحید اور رسالت پر غور وخوض بڑھا اور پھر آپ کو یکدم آخرت کی فکر نے گھیر لیا۔ اس کی وجہ سے آپ کے اندر ایک انقلاب سا برپا ہو گیا۔ آپ کی عمر 37 برس کے لگ بھگ ہوگی کہ تمام دنیاوی خواہشات کو چھوڑ کر آپ ایک جہاں گشت درویش کی صورت میں بغداد سے چل کھڑے ہوئے۔

الغزالیؒ کے اگلے دو سال شام میں ایک طرح کی گوشہ نشینی کی کیفیت میں گذرے۔ لیکن اس عرصہ میں آپ کبھی کبھار اپنے گھر بار اور دنیا کے کاروبار کی طرف بھی متوجہ ہو جاتے۔ دمشق میں آپ نے احیاء کا درس بھی دیا اور اس پر کچھ کتابیں بھی تصنیف کیں۔ کوئی 9 سال بعد، سلطان فخر الملک کے اصرار پر آپ نے ایک بار پھر بغداد کا رخ کیا اور مدرسہ نظامیہ میں تدریس کا سلسلہ دوبارہ جاری کر دیا۔

امام الغزالیؒ نے اپنے خداداد علم و دانش اور فکر و فلسفہ کے ذریعہ اسلامی افکار وعقائد کو فروغ دیا۔ آپ اپنے زمانے کے اہل علم وفنون میں ممتاز ہوئے۔ اہل علم نے آپ کو "حجتہ الاسلام" کا لقب دیا۔

امام الغزالیؒ کی بے شمار تصنیفات ہیں۔آپ کی تصنیف "احیاءعلوم الدین "آپ کے تمام نظام فلسفہ کے خلاصے کی حیثیت رکھتی ہے۔ احیاء کے 4 حصے (ربع العبادات، ربع العادات، ربع المھلکات اور ربع المنجیات) ہیں۔ہر ربع میں 10 کتابیں ہیں۔فقہ کے موضوع پر کتاب "الوجیز" ہے۔ منطق اور فلسفہ پر لکھی جانے والی کتابوں کے نام ہیں معیار العلم ،محک النظر، مقاصد الفلاسفہ اور تہافت الفلاسفہ۔ علم کلام پر آپ کی تفصیلی کتاب الاقتصاد فی الاعتقاد ہے۔کیمیائے سعادت اور خلاصۃ التصانیف فی التصوف،فارسی زبان میں لکھی گئی کتابیں ہیں۔اسی طرح آپ کی تصنیفات کی ایک طویل فہرست ہے۔

امام غزالی کی تصانیف پر بہت سے علماء نے اعتراضات بھی اٹھائے۔آپ تقلید کے سخت خلاف تھے۔ آپ نے عقائد کی اصلاح کے لیے عملی اقدامات بھی کیے۔آپ نے بڑے بڑے بادشاہوں کو بھی خطوط لکھ کر ان کو اصلاحِ عقائد کی دعوت دی۔

امام الغزالیؒ کے مطابق طالبانِ حق کے چار گروہ ہیں۔ایک متکلمین، دوسرے باطنیہ، تیسرے فلاسفہ اور چوتھے صوفیہ۔آپ کہتے ہیں کہ "۔۔حق ان چاروں گروہوں سے باہر نہیں لیکن صوفیہ کرام کا طریق، علم و عمل سے پورا ہے۔۔"۔

محمد الغزالیؒ کی نظر میں ،اسلام کے بڑے اور بنیادی اُصولوں پر جو لوگ متفق ہیں وہ سب مسلمان ہیں۔ اس اصول کی وضاحت آپ نے اپنی کتاب " تفرقہ " میں کی ہے۔الغزالیؒ فلسفے کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ در حقیقت غور و فکر کا نام ہے۔آپ کے خیال میں فلسفیوں کے نظاماتِ فکری ہر ذی فہم کے سمجھ میں آ سکتے ہیں۔ الغزالیؒ کے نزدیک وجد اور واردات کے نتیجے میں ہی مذہبی ایقان پیدا ہوتا ہے۔آپ نے اسلام کے عقائد صحیحہ میں تصوف کی حیثیت کو زیادہ مستحکم کیا۔

امام الغزالیؒ کو پانچویں صدی ہجری کا مجدد دین کہا جاتا ہے۔ علم الکلام (وہ علم جس میں اصول عقائد دلیلوں سے واضح کیے جاتے ہیں) میں امام غزالی کا وہی مقام ہے جو ارسطو کو منطق میں حاصل ہے۔آپ شافعی مذہب پر کاربند تھے لیکن خود بھی ایک مجتہد کی حیثیت کے مالک تھے۔

آپ کا انتقال 505AH/1111AD میں ہوا۔ آپ،ایران کے مقام طاوس میں مدفون ہیں۔امام صاحبؒ کی وفات پر عالم اسلام کو بہت صدمہ پہنچا اور اکثر شعراء نے مرثیے بھی لکھے۔

Siddiqui Publications